بات میں کوئی خلل نہیں ہے۔
خوشی کی بات ہے کہ محمد کلیم صاحب نے اپنے تمام مندرجات و آراء کے متعلق حوالے جمع کر دیئے ہیں۔ مگر حوالے ثانوی کتابوں کے بجائے اصل کتب حدیث و سیر کے ہونے چاہئیں۔

اجتہاد | از مولانا محمد تقی امینی، ناظم دینیات مسلم یونیورسٹی، علی گڈھ۔ ناشر: قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی۔ خوبصورت مجلد ۳۶۸ صفحات۔ قیمت ۴۸/- روپے

مولانا محمد تقی امینی صاحب کو برصغیر کے دینی مطالعہ کنندگان میں سے کون نہ جانتا ہوگا۔ تعلیم و تعلم اور تصنیف و تالیف کا مشغلہ جاری ہے۔ عربی میں بھی مقالات لکھے۔ انٹرنیشنل سیمیناروں میں بھی اپنی تحقیقات پیش کیں۔

مولانا کا خاص اہم موضوع فکر اجتہاد ہے اور آج کے دور میں اس کی شدید ضرورت بھی ہے۔ میں نے ان کی جو تحریریں پہلے پڑھی ہیں اور جو کچھ اس کتاب میں ہے اس کا مجملاً تاثر یہ ہے کہ مولانا کا جھکاؤ بجا طور پر نئے حالات اور نئے مسائل کے لیے اجتہاد کا ہے۔ لیکن خوشی کی بات یہ ہے کہ چونکہ ان کا ذوقِ فکر و تحقیق نص کے کھونٹے سے بندھا ہوا ہے اس لیے اگر وہ کسی عبارت کی تعبیر میں زیادہ سے زیادہ گنجائش بھی پیدا کرتے ہیں تو اس سے وہ خطرہ نہیں پیدا ہوتا جو آج کل اجتہاد کے نام سے بعض افراد اور ادارے تجدّد کا ایسا کام کر رہے ہیں کہ جس کی نوعیت ایک تخریبی فتنے سے کم نہیں ہوتی۔ اور در اصل وہ مغرب کی اختیار کردہ ایسی چیزوں کو حدودِ جواز میں لانے کے لیے کوشاں ہیں جو کفر و باطل کی تعریف میں داخل ہیں۔ یعنی ہمارے کچھ دوست —— بلکہ ان کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے —— بے اصول اجتہاد کے خود ایجاد کردہ ورمے سے عین نصوصِ قرآن میں بھی چھید کرتے رہتے ہیں تا بہ حدیثِ رسالتؐ و اجماعِ اُمت چہ رسد۔ لیکن اس بگڑے ہوئے طبقے کے لیے بھی تقی امینی صاحب کی اپیل خاصی بہتر ثابت ہو سکتی ہے۔ مثلاً ان کی یہ گفتگو کتنی اچھی ہے کہ سلسلۂ اجتہاد تو جاری رہنا ہی ہے (ص ۲۳۷، ۲۳۸) کیا موجودہ وقت میں بھی مجتہد درکار ہے؟ اس کا جواب اجمالاً یہ ہے کہ " فقہ کی جدید